اسلامی تعلیم وتربیت کی روشیں

(کتاب "فلسفہ تعلیم وتربیت اسلامی" کی روشنی میں)

METHODS OF ISLAMIC EDUCATION & UPBRINGING

(From the Viewpoint of Book "Philosophy of Islamic Education & Upbringing)

Syedah Tasneem Zahra

Dr. Fida Hussain Aabidi

Abstract

Educating and upbringing is a gradual process that demands different methods and approaches. The knowledge about those methods and approaches is indispensable part of a good planning in Education. A group of scholars under supervision of prominent philosopher and religious scholar *Muhammad Taqi Misbah* has provided a thoughtful discussion in the last chapter of the book "*Falsafah-ye Taleem wa Tarbiyat-e Islami*" The core theme of this chapter is presented in this article. In the light of this article educationists may be able to formulate proper planning for a better Education & Upbringing.

Key words: Education, Upbringing, Islamic, Methods.

خلاصہ

تعلیم وتربیت مختلف عناصر پر مشتمل ایک تدریجی عمل کا نام ہے جس میں بیک وقت متعدد روشیں بروئے کار لائی جاتی ہیں۔ تعلیم و تربیت کے باب میں اسی صورت میں بہترین منصوبہ بندی کی جا سکتی ہے جب اس امر کے مسوولین تعلیم وتربیت کے ان طریقوں اور روشوں سے بہترین آشنائی رکھتے ہوں۔ اسلامی تعلیم وتربیت کی مختلف روشوں پر معروف ایرانی اسکالر آیت اللہ محمد تقی مصباح یزدی کی نظارت میں تدوین شدہ کتاب "فلسفہ تعلیم و تربیت اسلامی" میں ایک مستقل فصل کے ضمن میں ان روشوں پر انتہائی پر مغز بحث کی گئی ہے۔ مقالہ نگار نے اس مقالہ میں کتاب ہذا کی اس فصل کے مطالب کی ماحصل پیش کیا ہے تاکہ تعلیم وتربیت کے میدان میں مشغول شخصیات ان مطالب سے استفادہ کر سکیں۔

کلیدی کلمات: تعلیم، تربیت، اسلامی، روشیں۔

تعارف اور اہمیت وضرورت

تعلیم وتربیت ایک ایسا مقولہ ہے جس کی اہمیت وافادیت سے ہر باشعور انسان آگاہ ہے۔ اسلامی تعلیم وتربیت کا تعلیم و تربیت کے مروجّہ دیگر نظاموں پر امتیاز یہ ہے کہ اس میں وہ روشیں اور طریقے اپنائے جاتے ہیں جو انسان کے خالق، خداوند تعالی نے اپنے نبی کریم ﷺ اور آپ کے اہل بیت اطہار علیہم السلام اور خلفاء رضی اللہ عنہم کے توسط سے القاء فرمائے ہیں۔ یقیناً اس لحاظ سے انسانی تربیت کی یہ روشیں اور طریقے ہر روش اور طریقے سے ممتاز ہیں کیونکہ ان کا بیان کرنے والا وہی ہے جو انسان کا خالق اور اس کی وجودی صلاحیتوں سے سب سے زیادہ آشنا ہے۔ اسلامی تعلیم و تربیت کی روشوں پر معروف اسلامی اسکالر، استاد آیت اللہ محمد تقی مصباح کی نظارت میں تدوین پانے والی کتاب "فلسفہ تعلیم وتربیت اسلامی" کی آخری فصل میں سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ ان ابحاث کی روشنی میں تعلیم وتربیت ایک تدریجی اور مختلف عناصر پر مشتمل عمل کا نام ہے اور جس کے طریقوں اور روشوں کی شناخت، تعلیمی منصوبہ بندی کے لوازم میں سے ہے۔ یقیناً اس حوالے سے بہترین منصوبہ بندی اسی وقت کی جاسکتی ہے جب تعلیم وتربیت کے تمام ممکنہ طریقے اور راستے معین کر لیے جائیں اور اس کے بعد عقل و استدلال کے ذریعہ ان راستوں اور روشوں میں سے بہترین راستے اور روش کا انتخاب کیا جائے۔ اس مقالہ میں ہم نے اس کتاب کے مندرجات کی روشنی میں ابتداء میں "روش" کی ایک واضح اور روشن تعریف پیش کی ہے اور یہ اجاگر کیا ہے کہ روش کا تعلیم و تربیت کے دیگر عناصر کے ساتھ باہمی ارتباط کیا ہے۔ اس کے بعد تعلیم وتربیت کی روشوں اور طریقوں کی تعیین اور طبقہ بندی کے اسلوب کے بارے میں بحث کی گئی ہے اور آخر میں ان کے نمونے پیش کیے گئے ہیں۔

روش کی تعریف

طریقہ یا روش (Method) کے لغت میں بہت سے معانی پائے جاتے ہیں۔ منجملہ قاعدہ، قانون، طریقہ، شیوہ، اسلوب اور راستہ وغیرہ[1]۔ استاد مصباح کے مطابق عرفی زبان میں مبداء اور مقصد کے درمیان مکانی فاصلے کو راستہ کہا جاتا ہے لیکن تعلیم وتربیت میں چونکہ مبداء اور مقصد کے درمیان مکانی فاصلہ نہیں ہے لہذا یہاں اس سے مراد، ہر وہ چیز اور وسیلہ ہے جو مقصد تک پہنچنے کا ذریعہ ہو۔ روش کے مذکورہ بالا تمام معانی میں ہدف کے حصول کے لیے کسی خاص راستے کو طے کرنے کا تصور پایا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ "نظری علوم" میں روش "ایسے اصول و قواعد کو کہا جاتا ہے جن سے کسی حقیقت کو کشف کرنے کے لیے استفادہ کیا جائے۔" اسی طرح "عملی علوم، مثلاً علم اخلاق، سیاست اور تعلیم وتربیت میں روش "ایسے راستے کو کہتے ہیں جو کسی عملی ہدف کے حصول کے لیے اپنایا جاتا ہے۔

کتاب "فلسفہ تعلیم و تربیت اسلامی" میں روش کی یہ اجمالی تعریف پیش کرنے کے بعد "روش" کے اس اجمالی مفہوم کو بنیاد قرار دے کر اس میں موجود ابہام کو دور کرنے اور روش کی ایک جامع اور واضح تعریف تک پہنچنے کے لئے درج ذیل 8 مقدمات بیان کیے گئے ہیں۔ یہ مقدمات درج ذیل ہیں:

1. روشیں ہمیں تعلیم وتربیت کے اہداف سے نزدیک کر سکتی ہیں

سب سے پہلا مقدمہ یہ ہے کہ روشیں اہداف کے حصول کا ذریعہ اور راستہ ہیں۔ البتہ ممکن ہے کہ کوئی خاص روش اور طریقہ ہمیں ہمیشہ مقصود و مطلوب تک نہ پہنچائے لیکن روش میں یہ فرض کیا جاتا ہے کہ اس طریقۂ تعلیم میں یہ قابلیت موجود ہے کہ ہمیں بعض شرائط کے ساتھ مطلوبہ ہدف تک پہنچا سکتی ہے۔ مثلا کسی فرد کی تربیت میں "حوصلہ افزائی" مثبت اثرات مرتب کر سکتی ہے اور بعض صورتوں و حالات میں ممکن ہے "حوصلہ افزائی" کے منفی اثرات زیادہ ہوں۔ لیکن حوصلہ افزائی اور تشویق اس لحاظ سے ہے کہ اس میں مثبت آثار و نتائج کی قابلیت ہے، اسی لیے اسے تعلیم و تربیت کی روشوں میں سے ایک روش شمار کیا جاتا ہے۔ اس کے بر عکس، اگر کوئی کام یا عمل کسی بھی صورت میں، اسلامی تعلیم وتربیت کے مطلوبہ اہداف تک نہ پہنچائے یا اس کے منفی اثرات ہمیشہ اس کے مثبت اثرات سے زیادہ ہوں تو قطعی طور پر ہم اس عمل یا حالت کو اسلامی تعلیم و تربیت کی روش شمار نہیں کریں گے۔ مثال کے طور پر، تہمت یا جدال اور "مراء"[2] عام طور پر وہ روشیں ہیں جن کے منفی اثرات اتنے زیادہ ہیں کہ اسلامی تعلیم وتربیت کے مطلوبہ اہداف کے حصول کے لیے انہیں بروئے کار لایا نہیں جاسکتا۔ بعض دانشوروں نے تعلیم وتربیت کی نقصان دہ روشوں کو بھی موضوع سخن بنایا ہے۔[3] لیکن "فلسفہ تعلیم وتربیت اسلامی" کے مطابق، نقصان دہ روش کو روش قرار دینا، روش کی اصطلاحی تعریف کو مزید وسعت دینے کے مترادف ہے۔ ایسی صورت میں روش ایسے کاموں کو کہا جائے گا جو تعلیم وتربیت میں مثبت یا منفی اثرات رکھتے ہوں۔

2. ایک ہدف کو حاصل کرنے کے لیے مختلف روشوں سے استفادہ کیا جاسکتا ہے

"فلسفہ تعلیم وتربیت اسلامی" کے مطابق اس مطلب پر توجہ ضروری ہے کہ بسا اوقات مختلف روشیں ایک ہدف کے ساتھ ہم سنخ ہو سکتی ہیں۔ لہٰذا روشوں کے متعدد ہونے کا مطلب ہر گز یہ نہیں ہوتا کہ اہداف بھی متعدد ہوں۔ بلکہ یہ عین ممکن ہے کہ ایک ہی ہدف کو حاصل کرنے کے لیے مختلف روشیں موجود ہوں۔ ان روشوں کو جاننے کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ تعلیمی منصوبہ بندی کرنے والے ماہرین اور ان منصوبوں کو نافذ کرنے والے افراد مختلف حالات و شرائط کے مطابق بہترین اور مناسب ترین روش کا انتخاب کر سکتے ہیں۔ کسی بھی مقام میں ممکنہ مختلف روشوں کا انتخاب اور تعیّن اعتدال و تناسب کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔

3. ایک روش متعدد اہداف کے حصول کا ذریعہ بن سکتی ہے

"فلسفہ تعلیم وتربیت اسلامی" کے مطابق یہ بھی ممکن ہے کہ ایک روش متعدد اہداف کے ساتھ سازگار ہو۔ یہ حقیقت اس بات کا پتہ دیتی ہے کہ ہر روش کسی ایک خاص ہدف کے لیے مخصوص نہیں ہوتی، بلکہ ایک ہی روش سے متعدد اہداف حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ اگر کسی روش میں یہ خصوصیت پائی جاتی ہو یعنی ایک روش متعدد اہداف کے حصول کا ذریعہ بن سکتی ہو تو ممکن ہے کہ کچھ ایسے حالات پیدا ہو جائیں کہ بیک وقت ان تمام اہداف کا حصول اسی ایک ہی روش سے ممکن ہو اور اصطلاحا ایک تیر سے دو شکار یا کئی شکار کئے جائیں۔

4. روشوں کو کلی عناوین کے تحت بیان کیا جاتا ہے

تعلیم وتربیت کی روشوں کے حوالے سے "فلسفہ تعلیم وتربیت اسلامی" میں جس اہم نکتے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ چونکہ ایک ہی روش بسا اوقات متعدد اہداف کے حصول کے لئے بروئے کار لائی جا سکتی ہے، لہٰذا جن عناوین کے تحت روشوں کو بیان کیا جاتا ہے، یہ مفاہیم کلی اور انتزاعی مفاہیم ہوتے ہیں۔ اسی طرح روشیں چونکہ فعالیت اور اہداف کے باہمی رابطے پر ناظر ہوتی ہیں اس لیے کہا جاسکتا ہے کہ روشوں کے عناوین تعلیمی و تربیتی سرگرمیوں سے ماخوذ ہوتے ہیں۔ تعلیم وتربیت میں روشوں کے عناوین ان کاموں کی ماہیت کو ظاہر کرتے ہیں جو تعلیم وتربیت پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ مثلا خطاب یا تقریر اس لحاظ سے تعلیم وتربیت کی ایک روش ہے کہ اس میں یک طرفہ اور زبانی طور پر مطالب کو دوسروں تک منتقل کیا جاتا ہے۔

5. روشیں تعلیم وتربیت کے میدان میں اختیاری سرگرمیوں سے مربوط ہیں

"فلسفہ تعلیم وتربیت اسلامی" کے مطابق جہاں روشیں بطور مستقیم تعلیم وتربیت کے میدان سے مربوط ہوتی ہیں، وہاں یہ تعلیمی منصوبہ بندی، تعلیمی ماحول، نظارت اور دیگر تمام انتظامی سے بھی مربوط ہوتی ہیں۔ بنابریں، تعلیم وتربیت کے میدان میں روشیں کا اطلاق اختیاری سرگرمیوں کی مختلف انواع پر ہوتا ہے۔ لہٰذا ان سرگرمیوں کی جتنی انواع واقسام ہو سکتی ہیں، اس مناسبت سے روشوں کی بھی انواع واقسام ہو سکتی ہیں۔ نتیجہ یہ کہ مختلف انفرادی، الہی، تہذیبی، سماجی، سیاسی، معاشی اور طبیعی میدانوں میں تدریس اور تعلیم کی روشیں، درحقیقت عادت اور کردار کی تغییر، تعلیمی منصوبہ بندی کی تغییر اور امتحان کی روش میں تغییر سے عبارت ہوں گی۔

روشوں میں ترتیبی تسلسل پایا جاتا ہے

روشیں چونکہ کلی عناوین کے ذریعہ بیان کی جاتی ہیں لہٰذا "فلسفہ تعلیم وتربیت اسلامی" کے مطابق ان میں اس انداز سے مراتب کا ایک سلسلہ قائم کیا جا سکتا ہے کہ ان کا باہمی تفاوت بھی برقرار رہے۔ کچھ اس طرح کہ بعض

روشیں، بعض دوسری روشوں کا مصداق شمار ہوں۔اس صورت میں روشوں میں ایک ترتیبی تسلسل پایا جائے گا۔ مثلاً اگر ہدف اور مقصد مخاطب کو یاد کروانا اور مثبت چیزوں کی طرف راغب کرنا ہو تو کلام کو خوبصورت اور جذاب بنا کر مخاطب کو یاد کرنے کی ترغیب دلائی جاسکتی ہے اور ہدف کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔ پس کلام کی جذابیت اور اسے خوبصورت بنانا، دونوں تربیتی روشیں ہیں لیکن کلام کی تنزئین وآرائش اور اسے خوبصورت بنانا، بذاتہ کلام میں جاذبیت ایجاد کرنے کا حصہ ہیں اور یہ دونوں کام ایک دوسرے کے طول و تسلسل میں ہیں۔

ممکن ہے کہ ان درجات و مراتب کی تشخیص کے لیے ان کا روش کے علاوہ کوئی اور عنوان رکھ لیا جائے لیکن ایک ایسا کلی عنوان جو سب سے کلی ہو معین کرنا مشکل ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ یہ مراتب و درجات دو سے زائد ہی ہوں گے۔ لہٰذا مجبوراً ان متعدد مراتب کو ایک ہی عنوان سے پکارا جائے اور ہر ایک کے لیے جدا نام رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لہٰذا ان تمام مراتب و درجات کو روش ہی کہیں گے اور ان روشوں کو طولی مراتب میں تقسیم کرلیں گے۔ ہاں، ممکن ہے ایک روش مختلف کاموں اور ایسے مخصوص امور اور وسائل سے مرکب ہو جنہیں Procedures یا Technics کا نام دیا جاسکتا ہو۔[4] اس اصطلاح کے مطابق ہر پروسیجر یا ٹیکنیک کسی ایک روش کا کوئی جزء یا حصہ ہو سکتا ہے اور ان کے اور روش کے درمیان وہی نسبت ہو گی جو ایک جزء کی اپنے کل کے ساتھ نسبت ہوتی ہے۔ مثلاً اگر استاد کلاس میں گروپ ڈسکشن طریقے اور روش کو اجراء کرنا چاہے اور اس سلسلہ میں جو ٹیکنیکس اور اقدامات انجام دیئے جاتے ہیں مثلاً اسٹوڈنٹس کو دو گروپس میں تقسیم کرنا، ہر گروپ کی کرسیاں ایک خاص انداز میں رکھوانا، گروپ لیڈر معین کرنا، سوالات یا ذمہ داریوں کو تقسیم کرنا، گروپ کی رپورٹس اکٹھی کرنا، گروپ ڈسکشن کے نتائج تحریر کرنا وغیرہ یہ تمام کام بلاواسطہ طور پر تعلیم میں کوئی کردار ادا نہیں کرتے اور اسی لیے انہیں روش تعلیم نہیں کہا جاتا۔

6. مختلف روشوں کے درمیان ٹکراؤ ممکن ہے

چونکہ روشیں اختیاری فعالیت پر مشتمل ہوتی ہیں اور Anthropological اصولوں کی بنیاد پر انسان کے اختیاری افعال میں بعض اوقات ٹکراؤ پیدا ہو جاتا ہے لہٰذا "فلسفہ تعلیم وتربیت اسلامی" کے مطابق روشوں کے درمیان بھی ٹکراؤ پیدا ہو سکتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ طے شدہ اہداف کے حصول کے لیے ممکن ہے مختلف روشیں اور طریقے موجود ہوں لیکن بیک وقت ان مختلف طریقوں اور روشوں کو استعمال میں نہ لایا جاسکے۔ ایسی صورتحال میں کسی ممکنہ اور بہتر روش کے انتخاب کے سوا کوئی راستہ باقی نہیں رہتا۔ لہٰذا اولویت کے اصول کی بنیاد پر بہترین روش کی شناخت اور انتخاب کرنا چاہیے۔

7. روشیں تعلیم وتربیت کے اہداف کے علاوہ دوسرے عناصر سے بھی مربوط ہوتی ہیں

ممکن ہے کہ ایک روش کسی خاص میدان یا کسی خاص مرحلہ میں ہدف کے حصول کے لیے مناسب ہو اور چونکہ یہ تمام کام تعلیم تربیت کی اختیاری سرگرمیوں پر مشتمل ہوگا تو لہٰذا عوامل واسباب کو بروئے کار لایا جائے گا اور اس راستے میں موجود رکاوٹوں کو دور کرنے کی کوشش کی جائے گی تو اس طرح یہ روش، تعلیم وتربیت کے موانع اور عوامل واسباب کے ساتھ بھی مربوط ہو جائے گی۔اسی طرح کسی روش کو استعمال کرنا بھی ایک طرح سے تعلیم وتربیت کے عمل سے مربوط ہے اور تعلیم وتربیت کے اصول روشوں پر بھی لاگو ہوں گے کیونکہ انہیں تعلیم وتربیت میں استعمال کیا جارہاہے۔ اس کا نتیجہ یہ برآمد ہوگا کہ روشیں تعلیم وتربیت کے اصولوں کے ساتھ بھی مربوط ہوں گی۔ پس کہا جاسکتا ہے کہ روشیں تعلیم وتربیت کے تمام عناصر کے ساتھ ربط رکھتی ہیں۔

اسلامی تعلیم وتربیت کی روشوں کی تفصیلی تعریف

تعلیم وتربیت کی کسی بھی روش میں پائے جانے والے مذکورہ بالا آٹھ اہم نکات کی بنیاد "فلسفہ تعلیم وتربیت اسلامی" میں اسلامی تعلیم وتربیت روش کی تفصیلی تعریف بیان کی گئی ہے۔اس حوالے کتاب کی عبارت کے متن کا دقیق ترجمہ یہ ہے: "اسلامی تعلیم وتربیت کی روشیں جنہیں کلی عناوین کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے، اسلامی تعلیم و تربیت کے میدان میں ایسے اختیاری افعال و سرگرمیوں پر مشتمل و ناظر ہیں جو ہمیں اس میدان میں چاہے مخصوص شرائط میں مطلوبہ اہداف تک پہنچا سکتی ہیں۔یہ روشیں جو اسلامی تعلیم وتربیت کے تمام عناصر کے ساتھ کسی نہ کسی صورت مربوط ہیں اور ان عناصر کی تعلیم وتربیت پر تاثیر سے ماخوذ ہیں، بذات خود طولی مراتب و درجات کی حامل ہیں اور ان میں سے بعض مختلف اہداف کے لئے بروئے کار لائی جاتی ہیں۔دوسری طرف سے، یہ بھی ممکن ہے کہ ایک ہی ہدف تک پہنچنے کے لیے متنوع یا متزاحم روشیں وجود رکھتی ہوں۔اسلامی تعلیم وتربیت کی روشوں کا جن سرگرمیاں سے تعلق ہے وہ صرف تعلیمی سرگرمیوں تک محدود نہیں، بلکہ ان کے دائرہ میں اس شعبہ کی منصوبہ بندی اور Evaluation وغیرہ جیسی تمام انتظامی سرگرمیاں بھی شامل ہیں۔"[5]

روش کی تعیین

"فلسفہ تعلیم وتربیت اسلامی" کے مطابق تعلیم وتربیت کی روش میں ایسی صلاحیت اور قابلیت کا ہونا ضروری ہے جو ہمیں تعلیم وتربیت کے اہداف تک پہنچا سکے اور روش اسی وقت معین ہو جائے گا جب اس قسم کی صلاحیت ثابت ہوجائے گی۔ تعلیم وتربیت کے اہداف کے بارے میں اس قسم کی قابلیت کو غالبا تجربہ کے ذریعہ ہی جانا جاسکتا ہے چنانچہ روش کے اثرات، اہداف کے حصول میں اس کا کردار یا ایک روش کی دوسری روش پر برتری اسی طریقے سے

جانچی جاسکتی ہیں؛ اسی روش جس میں آزمائش اور خطا دونوں ساتھ ہوتے ہیں اور اس طریقے سے غلط اور نادرست کو پہچاننے کا امکان باقی رہتا ہے اور ہمیشہ یہ ممکن ہوتا ہے کہ بہتر اور مناسب ترین روش کو کشف کیا جاسکے۔ دوسری طرف یہ بھی حقیقت ہے کہ اسلامی تعلیم و تربیت کے تمام اہداف قرب الٰہی کے حصول کے لیے ہونا چاہئیں۔ یہاں سوال یہ ہے کہ کس طرح خاص فعالیت اور سرگرمیوں میں اس قابلیت کو ثابت کیا جاسکتا ہے؟کیا یہاں تجربہ قابل عمل ہے؟ یا کسی دوسرے طریقے کو اپنانا پڑے گا؟

اگر اسلام میں بعض روشوں کی صراحت کی گئی ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ خود دین نے ضمانت دی ہے اور ان طریقوں اور روشوں کو اسلامی تعلیم و تربیت کی روشیں شمار کیا جاسکتا ہے۔ البتہ ان روشوں کو اسلام کی طرف اسی وقت منسوب کیا جاسکتا ہے جب صدور اور دلالت کے اعتبار سے معتبر دلائل موجود ہوں۔ یعنی یہ اطمینان ہو کہ اللہ تعالی یا دین کے پیشواؤں نے انہیں بیان کیا ہے اور ان کے معانی و مطالب بھی مکمل طور پر واضح و روشن ہوں۔ دوسری طرف ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ اگر دینی تعالیم میں کسی کام کو انجام دینے سے منع نہ کیا گیا ہو تو اس کام کو شرعا انجام دینا جائز ہوتا ہے۔ اس قسم کے کام کے جائز ہونے کو فقہاء اصل برائت کے ذریعہ ثابت کرتے ہیں ۔ پس اسلامی تعلیم و تربیت کی نگاہ سے وہ تمام روشیں قابل قبول ہیں جنہیں معتبر شرعی دلائل کی بنیاد پر روش تسلیم کیا گیا ہو یا جو معتبر شرعی تعالیم کے ساتھ متصادم نہ ہوں۔ اسی طرح ان روشوں سے استفادہ کا اصول یہ ہے کہ شرعی دلائل کی بنیاد پر انہیں بروئے کار لانے کا حکم دیا گیا ہو یا شرعی دلائل و تعالیم میں ان کو استعمال کرنے سے روکا نہ گیا ہو۔

روشوں کی طبقہ بندی

روش کی تعریف کی بنیاد پر روشوں کو مخصوص فعالیت، اصول، عوامل، مراحل اور فنون سے علیحدہ کیا جاسکتا ہے لیکن اس کے باوجود اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ روشوں کی تعداد اور تنوع بہت زیادہ اور وسیع ہے۔ روشوں میں یہ تنوع ایک طرف اسلامی تعلیم وتربیت کے میدان میں انجام پانے والی وسیع فعالیت کی وجہ سے ہے اور دوسری طرف اہداف کے تنوع اور کثرت کی وجہ سے ہے کہ جن سے روشیں مربوط ہیں۔ نیز اہداف اور ان کے میدان اور تعلیم و تربیت کے مختلف مراحل کی وجہ سے بھی تنوع میں مزید وسعت آجاتی ہے۔ تنوع کی وسعت کی ایک وجہ وہ عوامل و رکاوٹیں بھی ہیں جن سے روشیں مربوط ہوتی ہیں روشوں کے تنوع اور وسعت کی چوتھی وجہ خود روشوں میں ترتیبی تسلسل و درجات کا پایا جانا ہے کہ بعض روشیں بعض دیگر کا مصداق ہیں۔ اسی لیے مختلف صورتوں میں روشوں کی طبقہ بندی کی جا سکتی ہے۔ بطور نمونہ: نصابی منصوبہ بندی، تدریسی منصوبہ بندی اور امتحانی منصوبہ بندی، تعلیمی میدان میں انجام پانے والی

فعالیت کی بنیاد پر تین روشیں ہیں۔ اسی طرح انفرادی، اجتماعی اور الٰہی پہلوؤں سے تعلیم وتربیت، اہداف اور ابعاد کے لحاظ سے تعلیم وتربیت کی تین روشیں ہیں۔ نیز بچوں، نوجوانوں اور جوانوں کی عمر کے لحاظ سے تعلیم و تربیت کی روشیں، درحقیقت، اہداف کے تنوع اور تعلیم وتربیت کے مراحل کی بنیاد پر اپنائی جانے والی روشیں ہیں۔ اسی طرح روشوں کی تقسیم مخفی و اعلانیہ، نظری و عملی و مخلوطی، یا گفتاری و تحریری و عملی، یا mechanically اور manually بالواسطہ یا بلاواسطہ یا فردی و گروہی یا فعال و منفعل، یا ایجادی و اصلاحی و عام وغیرہ یہ سب روشوں کی تقسیم کی مختلف نمونے ہیں جو تعلیم وتربیت میں دخیل عوامل و موانع یا ان کی دخالت کی نوعیت کی بنیاد پر سامنے آتی ہیں۔

"فلسفہ تعلیم وتربیت اسلامی" کے مطابق روشوں کی ہر طبقہ بندی اپنی اپنی خصوصیات کی حامل اور اس بات کی علامت ہے کہ روشوں میں تنوع کسی نہ کسی جہت اور پہلو کی وجہ سے ہے اور تمام انواع کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ روشوں کے تنوع کی تمام جہات اور تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھا جائے۔ یہاں روشوں کی طبقہ بندی کا ایک ایسا نمونہ پیش کیا گیا ہے جس میں کوشش کی گئی ہے کہ ان تین مختلف جہات کو مدنظر رکھا جائے۔ روشوں کی اس طبقہ بندی میں روشوں کو دو کلی حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے: ایک، ایسی روشیں جو مدیریت سے مربوط ہیں۔ دوسری، ایسی روشیں جو محتوی اور مواد سے تعلق رکھتی ہیں۔ مدیریت ایک علیحدہ علم ہے اور اس کی روشوں کے بارے میں گفتگو کے لیے علیحدہ فرصت چاہیے لہٰذا یہاں صرف منیجمنٹ کی معمول کے مطابق رائج چند روشوں کی طرف اشارہ کیا جائے گا۔ مواد اور محتوی کے لحاظ سے روشوں کی تقسیم میں صرف بصیرت، رجحان اور کردار پر اکتفاء کیا گیا ہے۔ البتہ ہر روش کو بیان کرنے کے بعد ضروری ہے کہ اس کے استعمالات اور محدودیت کو بھی ہر روش کے ذیل میں معتبر عقلی، نقلی اور سائنسی دلائل کے روشنی میں معین کیا جائے۔ یہ کام علم تعلم وتربیت اسلامی کی ذمہ داری ہے۔ پس واضح رہے کہ یہاں روشوں کو بیان کرنے کا مقصد تمام روشیں اور ان کے استعمال کے طریقہ کار یا شرائط بیان کرنا نہیں، بلکہ نمونے کے طور پر صرف چند روشیں پیش کرنا ہے۔

اسلام کے نقطہ نظر سے قابل قبول روشوں کے معیار کے بارے میں گفتگو کے بعد ہر حصے میں کوشش کی گئی ہے کہ ایسی روشوں کا ذکر کیا جائے جن کی اسلامی کتابوں میں صراحت کی گئی ہے یا ان کے استعمال کی نشاندہی کی گئی ہے۔ مثال کے طور پر روش کے ذیل میں مربوطہ آیات و روایات کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد ان روشوں کو ذکر کیا گیا ہے جن پر اسلامی متون میں صراحت نہیں کی گئی لیکن انہیں ایسے عام عناوین کے ذیل میں قرار دیا جاسکتا ہے جو اسلام کے نزدیک قابل قبول ہیں۔ اسی طرح اس حقیقت کی طرف بھی توجہ رہے

کہ روشوں کے لیے استعمال ہونے والے عناوین ممکن ہے معلم و مربی، متعلّم و متربی یا تعلیم وتربیت کے دیگر ذمہ داروں کی طرف ناظر ہوں۔

روشوں کے نمونے

1. مدیریت سے مربوط روشیں

کتاب "فلسفہ تعلیم و تربیت اسلامی" کے مطابق تعلیم وتربیت کے انتظام اور مدیریت کی روشوں کو مختلف اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ان میں سے کچھ اقسام ایسی ہیں جو مدیریت اور منیجمنٹ کے تمام شعبوں میں مشترک ہیں جبکہ بعض روشیں مدیریت کے مخصوص شعبوں اور حصوں مثلاپروگرامنگ ومنصوبہ بندی، ہدایت ورہنمائی، عوامل و وسائل کی فراہمی اور نظارت وغیرہ سے مربوط ہیں۔ چنانچہ انتظامی و اقتضائی مدیریت[6] (System Management) کنزرویٹو منیجمنٹ یا شراکتی ودرمیانی منیجمنٹ[7] مدیریت ومنیجمنٹ کی وہ اقسام ہیں جو مجموعی طور پر مدیریت کے انداز اور طریقہ کار سے مربوط ہیں۔ اسی طرح تعلیمی پیشرفت یا صلاحیت و استعداد جانچنے کا ٹیسٹ، بچوں کے رجحانات پرکھنے کا سوالنامہ (enterest ineventory) ، سیلف رپورٹ،کام، گفتگو اور کردار کا مشاہدہ وغیرہ ایسی روشیں ہیں جو نظارت اور تجزیہ سے مربوط ہوتی ہیں۔

2. مواد سے مربوط روشیں

کتاب "فلسفہ تعلیم و تربیت اسلامی" میں مواد (Content) سے مربوط روشوں کی ایک قسم بصیرتی یا (Cognitive) اہداف سے مربوط روشیں بیان ہوئی ہے۔ یہاں حسی مشاہدہ، تجربہ، درون اندیشی، وحی والہام، شہود ومکاشفہ اور حدس وگمان، تامل و تفکر، استدلال، قیاس، استقراء، تمثیل،برہان، خطابہ، جدل، توجہ، تمرکز، تعمق، تذکر اور یادآوری، تکرار، دوسروں کے نظریات پر توجہ، شبہات کا ازالہ، تنقید، عبرت آموزی، توصیف و تبیین، تحلیل، مقایسہ، نیچرل یا Rebuilt ماحول اور تعلیمی، تدریسی آلات سے استفادہ۔۔۔ جیسی کئی روشوں کو بصیرتی روشیں شمار کیا گیا ہے۔ ذیل میں ان روشوں میں سے محض چند روشوں کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے:

تامل، تعقل، تفکر اور تدبر

قرآن کریم میں ارشاد ہے: "إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (13:45) ترجمہ: "بے شک اس میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو غوروفکر کرتے ہیں"۔ "إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ" (12:16) ترجمہ: "یقینا اس میں علامتیں اس قوم کے لیے جو تعقل کرتی ہے"؛ "وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ (10:67)

ترجمہ: "اور وہ کہیں گے کہ اگر ہم نے سنا ہوتا یا غور وفکر کیا ہوتا جو دوزخیوں میں نہ ہوتے"؛"كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ" (29:38) ترجمہ: "یہ ایک ایسی بابرکت کتاب ہے جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے تاکہ لوگ اس کی آیات میں تدبر کریں اور صاحبان عقل اس سے نصیحت حاصل کریں"؛" أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا (24:47) ترجمہ: "کیا یہ لوگ قرآن میں تدبر نہیں کرتے یا (ان کے) دلوں پر تالے لگ گئے ہیں؟" روایت میں ہے "استرشدوا العقل ترشدوا، ولا تعصوه فتندموا[8] یعنی: "عقل سے راہنمائی طلب کرو تاکہ ہدایت پاجاؤ اور اس سے سرکشی نہ کرو ورنہ پشیمان ہوگے۔" امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: "فكرك يهديك الى الرشاد و يحدوك الى اصلاح المعاد[9] یعنی: "فکر کرنا تمہیں صحیح سمت کی طرف ہدایت کرتا ہے اور آخرت کی اصلاح کی طرف لاتا ہے"؛"فَضلُ فِكرٍ و تَفَهُّمٍ، أنجَعُ مِن فَضلِ تكرارٍ و دِراسَةٍ[10] یعنی: "زیادہ پڑھنے اور دہرانے سے بہتر زیادہ فکر کرنا اور سمجھنا ہے"؛"مَن أكثَرَ الفِكرَ فيما تَعَلَّمَ، أتقَنَ عِلمَهُ و فَهِمَ ما لم يَكُن يَفهَمِ[11] یعنی: "جو اپنی سیکھی ہوئی چیزوں کے بارے میں غور وفکر کرتا ہے وہ اپنے علم کو مضبوط کرتا اور جو چیز نہیں سمجھا تھا اسے بھی سمجھ جاتا ہے۔"

امام حَسَنُ مجتبیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں: عَجِبْتُ لِمَنْ يَتَفَكَّرُ فِي مَأكُولِهِ كَيفَ لا يَتَفَكَّرُ فِي مَعْقُولِهِ فَيُجَنِّبُ بَطْنَهُ ما يُؤْذِيهِ وَيُودِعُ صَدْرَهُ ما يُرْدِيهِ[12] یعنی: "مجھے تعجب ہوتا ہے اس شخص پر جو اپنی غذا کے بارے میں سوچتا ہے لیکن اپنی عقل و فکر کے بارے میں نہیں سوچتا؟! اپنے پیٹ کو ایسی چیزوں سے محفوظ رکھتا ہے جو اسے تکلیف دیں لیکن اپنے سینے اور فکر کو ایسی چیزوں کے سپرد کردیتا ہے جو اسے ہلاک کردیں"؛"عليكم بالفكر فإنه حياة قلب البصير ومفاتيح أبواب الحكمة[13] یعنی: "غور و فکر کرو، غور و فکر بابصیرت قلوب کے لیے زندگی ہے اور حکمت کے دروازوں کی کلید ہے۔" امام کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں: " يا هشام، إن لله على الناس حجتين: حجة ظاهرة وحجة باطنة، فأما الظاهرة فالرسل والأنبياء والأئمة - عليهم السلام - وأما الباطنة فالعقول[14] یعنی: "اے ہشام! لوگوں پر اللہ تعالی کی دو حجت و دلیل ہیں؛ ظاہر و باطن۔ حجت ظاہری انبیاء اور ائمہ ہیں حجت باطنی عقل و خرد ہے۔"

برہان، خطابہ اور جدل

ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ (125:16) ترجمہ: "(اے رسول) حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ اپنے پروردگار کی راہ کی

طرف دعوت دیں اور ان سے بہتر انداز میں بحث کریں، یقیناً آپ کا رب بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹک گیا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کو بھی خوب جانتا ہے۔" أَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْأُنثَىٰ تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ (53:21-22) ترجمہ: "کیا تمہارے لیے تو بیٹے اور اللہ کے لیے بیٹیاں ہیں؟ یہ تو پھر غیر منصفانہ تقسیم ہے۔" قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ (3:64) ترجمہ: "کہہ دیجیے: اے اہل کتاب! اس کلمے کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے، وہ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہ بنائیں اور اللہ کے سوا آپس میں ایک دوسرے کو اپنا رب نہ بنائیں، پس اگر نہ مانیں تو ان سے کہہ دیجیے: گواہ رہو ہم تو مسلم ہیں۔" قَالَ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَٰذَا فَاسْأَلُوهُمْ إِن كَانُوا يَنطِقُونَ فَرَجَعُوا إِلَىٰ أَنفُسِهِمْ فَقَالُوا إِنَّكُمْ أَنتُمُ الظَّالِمُونَ ثُمَّ نُكِسُوا عَلَىٰ رُءُوسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هَٰؤُلَاءِ يَنطِقُونَ قَالَ أَفَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكُمْ شَيْئًا وَلَا يَضُرُّكُمْ (21:63-66) ترجمہ: " (ابراہیم نے کہا: بلکہ ان کے اس بڑے (بت) نے ایسا کیا ہے سو ان سے پوچھ لو اگر یہ بولتے ہوں۔ (یہ سن کر) وہ اپنے ضمیر کی طرف پلٹے اور کہنے لگے: حقیقتاً تم خود ہی ظالم ہو۔ پھر وہ اپنے سروں کے بل اوندھے ہو گئے اور (ابراہیم سے کہا): تم جانتے ہو یہ نہیں بولتے۔ ابراہیم نے کہا: تو پھر تم اللہ کو چھوڑ کر انہیں کیوں پوجتے ہو جو تمہیں نہ فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان؟"

سیرت ائمہ میں بھی جدلی روش سے استفادہ کیا گیا ہے۔ جیسا کہ عیسائی پادری جاثلیق سے جو کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے خدا ہونے کا عقیدہ رکھتا تھا، امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمیں حضرت عیسی علیہ السلام پر کوئی اعتراض نہیں ہے سوائے یہ کہ وہ نماز اور روزے میں کمی کرتے تھے! جاثلیق نے کہا کہ حضرت عیسی نے ایک دن بھی بغیر روزے کے نہیں گزارا اور ایک رات بھی عبادت کے بغیر بسر نہیں کی اور تمام شب عبادت کیا کرتے تھے۔ امام رضا علیہ السلام نے جاثلیق کا یہ جواب سن کر ارشاد فرمایا کہ پھر کس کی عبادت کرتے تھے۔[15]

دوسروں کے نظریات پر توجہ

وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَن يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ (39:17-18) ترجمہ: " (اور جن لوگوں نے طاغوت کی بندگی سے اجتناب کیا اور اللہ کی طرف رجوع کیا ان ے لیے خوشخبری ہے، پس آپ میرے ان بندوں کو بشارت دے دیجیے جو بات کو سنا کرتے ہیں اور اس میں سے بہتر کی پیروی کرتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی ہے اور یہی صاحبان عقل ہیں۔" امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں: حَقٌّ عَلَى الْعَاقِلِ أَنْ

يُضِيفَ إِلَى رَأْيِهِ رَأْيَ الْعُقَلاَءِ وَيَضُمَّ إِلَى عَمَلِه عُلُومَ الْحُكَمَاءِ[16] یعنی: "عاقل کے لیے ضروری ہے کہ وہ دیگر عقلاء کی آراء کو اپنی رائے میں اضافہ کرے اور حکماء کے علوم کو اپنے علم میں شامل کرلے۔"

شبہات کا مقابلہ اور ذہنی وفکری وسوسوں سے بچاؤ

احذروا الشبهة، فإنها وضعت للفتنة[17] یعنی: "شبہات سے اجتناب کروکہ یہ فتنہ وآزمائش کے لیے بنائے گئے ہیں" عليك بلزوم اليقين وتجنب الشك،فليس للمرء شئ أهلك لدينه من غلبة الشك على يقينه[18] یعنی: "تمہارے لیے ضروری ہے کہ ہمیشہ یقین کے ساتھ رہو اور شک سے اجتناب کرو کیونکہ شک اگر یقین پر غالب آجائے تو جس طرح وہ دین کو تباہ کرتا ہے ایسے کوئی چیز تباہ نہیں کرتی" من قوی يقينه لم يرتب[19] یعنی: "جس کا یقین مضبوط ہوتا ہے وشک وتردید کا شکار نہیں ہوتا۔" اس حوالے سے امام سجاد علیہ السلام کی ایک مناجات کا اقتباس یہ ہے: وهب لی نورا امشی به فی الناس، و اهتدی به فی الظلمات، واستضیء به من الشك والشبهات[20] یعنی: "مجھے ایسا نور (علم ودانش) عطا کر جس کے پرتو میں لوگوں کے درمیان (بے کھٹکے) چلوں پھروں اور اس کے ذریعے تاریکیوں میں ہدایت پاؤں اور شکوک و شبہات کے دھندلکوں میں روشنی حاصل کروں۔" حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: بادروا احداثكم بالحديث قبل ان يسبقكم اليهم المرجئه[21] یعنی: "اپنے جوانوں کو حدیث سے آشنا کرنے میں جلدی کرو کہیں مرجئہ تم پر سبقت نہ لے جائیں۔"

فعال وموثر روشیں

کتاب "فلسفہ تعلیم وتربیت اسلامی" میں تعلیم وتربیت کی جن فعال روشوں پر بحث کی گئی ہے ان میں سے سوال اٹھانا، دلیل کا مطالبہ کرنا، مشاورت، مباحثہ، مناظرہ[22] انٹرویو، تشریح نگاری، تعلیقہ نگاری، شراکت[23] گفتگو اور مکالمہ کے انداز میں یا Partners in learning کی روش جس میں میں ایسے مختلف مسائل جو آپس میں مربوط ہوتے ہیں کی تعلیم دینے کے لیے ایک موضوع یا مسئلہ کے بارے میں متعدد فعالیت اور کام انجام دیئے جاتے ہیں مثلا مونٹیسوری میں بچوں کو حیوانات وغیرہ کے بارے میں تعلیم دینے کے لیے مختلف سرگرمیاں اور فعالیت انجام دی جاتی ہیں چنانچہ مقدمہ، اہداف، مشاہدہ، گفتگو، سماجی واخلاقی نکات کا بیان، صفائی وحفاظت، زبان، مفاہیم ریاضی وغیرہ سکھائے جاتے ہیں اور اس کے ساتھ کھیل، دستکاری، ڈرائنگ، شعر وادب، نظمیں وکتاب خوانی اور کہانیاں بیان کی جاتی ہیں۔ اور امدادی روش وغیرہ شامل ہیں۔ امدادی روش میں طلباء کو مختلف طبقات میں تقسیم کیا جاتا ہے اور استاد سب سے اوپر والے طبقے کو تعلیم دیکر انہیں اپنا معاون بناتا ہے تاکہ وہ نیچے والے طبقات کو پڑھائیں اور اس طرح تعلیم آخری طبقے تک جاری رہتی ہے۔ ذیل میں ان میں سے دو روشوں کی وضاحت پیش کی گئی ہے:

- **سوال اٹھانا**

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: "فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (43:16) ترجمہ: "اگر تم لوگ نہیں جانتے ہو تو اہل ذکر سے پوچھ لو۔" رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: العلم خزائن و مفاتیحها السوال، فاسئلوا رحمکم الله فانه یؤجر اربعة: السائل و المتکلم و المستمع و المحب لهم[24] یعنی: "علم خزانے ہیں جن کی کلید سوال ہے۔ اللہ تم پر رحمت کرے؛ سوال کیا کرو، چار لوگوں کو اجر دیا جائے گا؛ سوال کرنے والا، گفتگو کرنے والا، سننے والا اور ان سے محبت کرنے والا۔" امیر المومنین علیہ السلام کا فرمان ہے: من احسن السوال علم[25] یعنی: "جو اچھے انداز سے سوال پوچھتا ہے وہ جان جاتا ہے"؛" إذا سألت فاسأل تفقها و لا تسأل تعنتا فإن الجاهل المتعلم شبيه بالعالم وإن العالم المتعسف شبيه بالجاهل[26] یعنی: "سوالات میں الجھانے کے لیے سوال نہیں کرو بلکہ سمجھنے کے لیے سوال کرو کیونکہ جو نہیں جانتا اور وہ جاننا چاہتا ہے وہ دانا و عقلمند کی مانند ہے اور جو جانتا ہے اور غلط راہ پر چل رہا ہے اور احمق و نادان کی مانند ہے۔"

- **مشاورت**

قرآن کریم میں ارشاد ہے: "۔۔۔وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ۔۔۔" (38:42) ترجمہ: "ان کا امر باہمی مشاورت پر ہے۔" ۔۔۔وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ۔۔۔ (159:3) ترجمہ: "اور امور میں ان کے ساتھ مشاورت کریں۔" ابن عباس سے نقل ہے: "لما نزلت "و شاورهم فی الامر" قال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم: اما ان الله و رسوله لغنیان عنها و لکن جعلها الله رحمة لامتی فمن استشار منهم لم یعدم رشدا و من ترکها لم یعدم غیا[27] یعنی: "ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ جب آیت "و شاورهم فی الامر" نازل ہوئی، تو رسول خدا ﷺ نے فرمایا: "بے شک خدا اور اس کا رسول مشوروں سے بے نیاز ہیں؛ لیکن اللہ تعالیٰ نے مشاورت کو امت پر رحمت و مہربانی قرار دیا۔ پس امت میں سے جو بھی مشورہ کرے گا وہ رشد کرے گا اور جو بھی اسے چھوڑے گا گمراہی کا شکار ہوگا۔" امیر المومنین علیہ السلام سے نقل ہے: "لامظاهرة اوثق من المشاورة[28] یعنی: "مشورت سے زیادہ مضبوط کوئی پشت پناہ نہیں ہے۔" نیز امیر المومنین علیہ السلام نقل ہے: "حَقٌّ عَلَى الْعَاقِلِ أَنْ يُضِيفَ إِلَى رَأْيِهِ رَأْيَ الْعُقَلَاءِ وَ يَضُمَّ إِلَى عَمَلِهِ عُلُومَ الْحُكَمَاءِ[29] یعنی: "عاقل کے لیے ضروری ہے کہ وہ دیگر عقلاء کی آراء کو اپنی رائے میں اضافہ کرے اور حکماء کے علوم کو اپنے علم میں شامل کرلے۔" "والاستشارة عین الهدایة[30] یعنی: "مشورہ کرنا عین

ہدایت ہے۔" "ومن شاور الرجال شارکھا فی عقولھا [31] یعنی: "جو بڑے لوگوں کے ساتھ مشورہ کرتا ہے وہ ان کی عقل میں شریک ہو جاتا ہے۔"

منفعل و متاثر روشیں

کتاب "فلسفہ تعلیم و تربیت اسلامی" میں مطالعہ، نوٹس بنانا اور مطالب کا حفظ تعلیم و تربیت کی انفعالی روشوں کے طور پر بیان ہوئی ہیں۔ منفعل روشوں میں مندرجہ بالا روشوں کے علاوہ خطابت، لیکچر، نوٹس لکھنا اور تلقین کرنے کی طرف بھی اشارہ کیا جاسکتا ہے۔ ذیل میں ان میں سے دو روشوں کا اجمالی بیان پیش کیا گیا ہے:

- **لکھنا اور نوٹس بنانا**

قرآن کریم میں ارشاد ہے: "الَّذِی عَلَّمَ بِالْقَلَمِ (4:96) ترجمہ: "خدا وہ ہے جس نے قلم سے سکھایا۔" رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "قیدوا العلم۔ قیل: وما تقییدہ؟ قال: کتابتہ [32] یعنی: "نبی کریم ﷺ نے فرمایا علم کو قید کرلو، سوال کیا گیا کہ علم کو قید کرنے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا؛ لکھنا۔" امام حسن مجتبی علیہ السلام کا فرمان ہے: "فتعلموا العلم فمن لم یستطع منکم ان یحفظہ فلیکتبہ و لیضعہ فی بیتہ [33] یعنی: "علم حاصل کرو اور اگر اسے حفظ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تو اسے لکھ لو اور اپنے گھر میں رکھو۔ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: "اکتبوا فانکم لاتحفظون حتی تکتبوا [34] یعنی: "لکھا کرو کیونکہ جب تک لکھوگے نہیں تب تک اسے اپنے پاس محفوظ نہیں رکھ سکوگے۔"

- **حفظ کرنا**

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: "حفظ الغلام کالوسم علی الحجر وحفظ الرجل بعد ما یکبر کالکتابۃ علی الماء [35] یعنی: "بچپن میں حفظ کرنا ایسا ہے پتھر پر لکھنے کے مترادف اور بڑا ہونے کے بعد حفظ کرنا پانی پر لکھنے کے مترادف ہے۔"

مستقیم اور غیر مستقیم روشیں

کتاب "فلسفہ تعلیم و تربیت اسلامی" کے مطابق کنایہ و صراحت گوئی اور حضوری، نیم حضوری اور غیر حضوری روشوں کو مستقیم و غیر مستقیم روشوں میں سے قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح سادہ بیانی، پیچیدہ گوئی، بیان و سکوت، اجمال و تفصیل اور ابہام و ایضاح وغیرہ بلاواسطہ اور بالواسطہ روشیں قرار دیا جاسکتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے ذریعے حالات کے مطابق تعلیمی و تربیتی اہداف کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔ ذیل میں ان روشوں میں سے ایک روش کی وضاحت پیش کی گئی ہے۔

- **کنایہ و صراحت**[36]

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالی ہے: " قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّورُ (16:13) ترجمہ: "کہہ دیجئے کہ کیا بینا اور نابینا یا تاریکیاں اور نور برابر ہو سکتے ہیں" ۔۔۔ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ (9:39) ترجمہ: "کہہ دیجئے کہ کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں؟" قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۚ قُلِ اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ قُلِ اللَّهُ يَهْدِي لِلْحَقِّ أَفَمَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمَّنْ لَا يَهِدِّي إِلَّا أَنْ يُهْدَىٰ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ (10:34-35) ترجمہ: "کہہ دیجیے: کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ایسا ہے جو تخلیق کی ابتدا بھی کرتا ہو پھر اسے دوبارہ بھی پیدا کرے؟ کہہ دیجیے: کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ایسا ہے جو حق کی طرف ہدایت کرے؟ کہہ دیجیے: حق کی طرف صرف اللہ ہدایت کرتا ہے تو پھر (بتاؤ کہ) جو حق کی راہ دکھاتا ہے وہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کی پیروی کی جائے یا وہ جو خود اپنی راہ نہیں پاتا جب تک اس کی رہنمائی نہ کی جائے؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ یہ کیا قضاوت و رفیصلہ ہے جو تم انجام دیتے ہو؟"

نظری اور عملی روشیں

کتاب "فلسفہ تعلیم وتربیت اسلامی" میں جن نظری اور عملی روشوں کو بیان کیا گیا ہے ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

- **عملی تعلیم**

حماد بن عیسی کہتے ہیں: قال لی الصادق علیہ السلام یوما: ۔۔۔ قم فصل۔ قال فقمت بین یدیہ متوجها الی القبلة فاستفتحت الصلاة و رکعت و سجدت فقال: یا حماد، لاتحسن ان تصلی۔۔۔ فقلت: جعلت فداك، فعلمنی الصلاة، فقام ابوعبداللہ مستقبل القبلة۔۔۔ فصلی رکعتین۔۔۔ فقال: یا حماد، هکذا صل[37] یعنی: "ایک دن امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ کھڑے ہو اور نماز پڑھو۔ حماد کہتے ہیں میں نے قبلہ رخ ہو کر امام کی موجودگی میں نماز پڑھنا شروع کی، رکوع و سجود انجام دیئے۔ امام نے فرمایا؛ اے حماد اچھی طرح نماز نہیں پڑھتے ہو۔ حماد کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ میں آپ پر قربان جاؤں مجھے تعلیم دیجئے۔ اس وقت امام قبلہ رخ کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز بجالائے اور فرمایا اے حماد اس طرح نماز پڑھا کرو۔" اسی طرح لیبارٹری، انٹرنشپ، سیشن، ایجوکیشنل ٹورز، ورکشاپس اور کیس اسٹڈیز[38] وغیرہ کو بھی عملی اور نظری روشوں میں شمار کیا جاسکتا ہے۔

انفرادی اور گروہی روشیں

کتاب "فلسفہ تعلیم وتربیت اسلامی" کے مطابق مختلف (مذہبی، تہذیبی اور علمی) نشستوں کا اہتمام واستفادہ، اجتماعی ذرائع ابلاغ سے استفادہ اور عمومی تعلیم وتدریس کو اجتماعی و گروہی روش جبکہ ہوم ٹیوشن، پی آئی[39]، آئی پی آئی[40] اور آئی جی ای[41] وغیرہ کو انفرادی روش شمار کیا جاسکتا ہے۔

ترغیبی روشیں

کتاب "فلسفہ تعلیم و تربیت اسلامی" کے مطابق ان روشوں کو بھی مختلف شکلوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ یہ روشیں بعض اوقات مثبت رجحانات کو پیدا کرنے، تقویت کرنے اور درست سمت میں ہدایت کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہیں اور بعض اوقات منفی رجحانات کے خاتمے یا ان کے کنٹرول کے لیے بروئے کار لائی جاتی ہیں اور بعض اوقات ان دونوں کاموں کے لیے مشترکہ طور پر استعمال ہوتی ہیں، لہٰذا ان روشوں کو مجموعی طور پر تین اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

مثبت رجحانات

اس کتاب میں مثبت رجحانات کو ایجاد کرنے، ایسے رجحانات کی تقویت اور ہدایت کے لئے بھی کئی روشیں بیان ہوئی ہیں۔ ان میں سے چند روشیں درج ذیل ہیں:

- **حسن معاشرت**

امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں: "حسن الصحبة يزيد في محبة القلوب[42] یعنی: "کہ حسن معاشرت اور نیک برتاو محبت و الفت کے اضافہ کا سبب ہے۔" امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ امیر المومنین علیہ السلام ایک ذمی کافر کے ساتھ ہمسفر ہوئے اور جب دونوں کے راستے جدا ہونے لگے تو امام علی علیہ السلام چند قدم اس کے ساتھ چلے اور جب دوبارہ اپنے راستے کی طرف پلٹنے لگے اس شخص نے امام سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے آپ کا راستہ الگ ہونے کے باوجود آپ میرے ساتھ چلے آپ نے فرمایا: "هذا من تمام حسن الصحبة ان يشيع الرجل صاحبه هنيئة(هنيهة) اذا فارقه و كذلك امرنا نبينا صلى الله عليه و آله[43] یعنی: "حسن معاشرت اور سفر کی ہمراہی کا حسن و کمال یہ ہے کہ جب انسان اپنے ہمسفر سے جدا ہونے لگے تو چند قدم اس کے ساتھ چلے، ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ نے ہمیں یہی حکم دیا ہے۔" جب امام کا یہ حسن سلوک دیکھا تو وہ کافر ذمی مسلمان ہوگیا۔

- **خندہ پیشانی اور نرم خوئی**

قرآن کریم میں ارشاد ہے: "فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللهِ لِنتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ (3:159) ترجمہ: "(اے رسول) یہ مہر الٰہی ہے کہ آپ ان کے لیے نرم مزاج واقع ہوئے اور اگر آپ تند خو اور سنگدل ہوتے تو یہ لوگ آپ کے پاس سے منتشر ہو جاتے۔۔۔" امام محمد باقر علیہ السلام کا فرمان ہے: "البشر الحسن و طلاقة الوجه مكسبة للمحبة و قربة من الله و عبوس الوجه و سؤ البشر مكسبة للمقت و بعد من الله[44] یعنی: "اچھا برتاؤ اور کشادہ روی دوسروں کی محبت حاصل کرنے کا سبب اور اللہ کے تقرب کا ذریعہ ہے اور برا رویہ اور ماتھے پر بل ڈال کر ملنا دشمنی و نفرت کا سرچشمہ اور اللہ سے دوری کا سبب ہے۔"

- **محبت والفت کا اظہار**

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "من قبّل ولده كتب الله عزوجل له حسنة و من فرّحه فرّحه الله يوم القيامه[45] یعنی: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی اولاد کا بوسہ لے تو اللہ عزوجل اس کے لیے نیکی لکھ لیتا ہے اور جس نے اپنی اولاد کو خوش کیا تو اللہ تعالی قیامت کے دن اسے خوش کرے گا۔" امام علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا": وليراف كبيركم بصغيركم[46] یعنی: "تمہارے بڑوں کو چھوٹوں کے ساتھ مہربانی اور محبت کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔" امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں: "حق الصغير رحمته في تعليمه والعفوعنه والسترعليه و الرفق به و المعونة له۔۔۔[47] یعنی: "چھوٹوں کا حق یہ ہے کہ ان تعلیم میں مہربانی برتی جائے، ان کی غلطیوں کو معاف کیا جائے، ان کے عیوب پر پردہ ڈالا جائے، ان کے ساتھ محبت سے پیش آیا جائے اور ان کی مدد کی جائے۔"

الفت و مہربانی، حسد سے بچانے کا ایک ذریعہ ہے۔ امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم نے فرمایا: "والله انى لاصانع بعض ولدى و اجلسه على فخذى و اكثرله المحبة و اكثرله الشكر ان الحق لغيره من ولدى ولكن محافظة عليه منه و من غيره لئلا يصفوا به ما فعل بيوسف و اخوته۔۔۔[48] یعنی: "واللہ میں اپنے بعض بچوں کا زیادہ خیال رکھتا ہوں، انہوں اپنی آغوش میں بٹھاتا ہوں، ان سے محبت کا زیادہ اظہار کرتا ہوں اور ان کی زیادہ قدر کرتا ہوں جبکہ حق دوسرے بچے کے ساتھ ہوتا ہے، یہ سب اس لیے کرتا ہوں تاکہ اس فرزند اور دیگر بچوں کو محفوظ رکھوں اور وہ ایسا نہ کریں جیسا یوسف کے بھائیوں کے یوسف کے ساتھ کیا تھا۔" اس طریقہ کار اور روش سے مخاطب کی تربیت کے لیے علاوہ خود اپنی تربیت میں بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "من انكر

منکم قساوۃ قلبہ فلیدن یتیما فیلاطفہ والیمسح راسہ یلین قلبہ باذن اللہ عزوجل فان الیتیم حقا[49] یعنی: ”کہ جو شخص قساوت قلبی کی وجہ سے پریشان ہے اسے چاہیے کہ کسی یتیم کے ساتھ محبت والفت اور مہربانی سے پیش آئے، اس کے سر پر ہاتھ پھیرے، اللہ تعالی کے حکم سے اس کا دل نرم ہوجائے گا کیونکہ یتیم کا حق ہے۔“

منفی رجحانات

کتاب "فلسفہ تعلیم وتربیت اسلامی" منفی رجحانات کو کنٹرول کرنے اور انہیں کمزور کرنے کی جو روشیں اور طریقے بیان ہوئے ہیں ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

- **روک تھام اور علاج**

منفی رجحانات کو کمزور یا کنٹرول کرنے کے لیے بروئے کار لائی جانیوالی روشیں ممکن ہے ان رجحانات کی روک تھام یا ان کے علاج کے لیے استعمال کی جائیں۔ یاد رہے کہ یہ روشیں روک تھام یا علاج دونوں ہی میں موثر ہیں۔ اہل بیت علیہم السلام کی احادیث میں دونوں روشوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے: "اذا رغبت فی المکارم فاجتنب المحارم[50] یعنی: ”اگر بزرگواری کی طرف رجحان ہے تو حرام کاموں سے پرہیز کرو“۔ الذنوب الداء و الدواء الاستغفار و الشفاء ان لاتعود[51] یعنی: ”گناہ بیماری ہیں جس کی دوا استغفار ہے اور صحت یاب ہونا یہ ہے کہ دوبارہ ان کی طرف رخ نہ کیا جائے۔“

- **سزا**

امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے: "من لم یصلحہ حسن المداراۃ اصلحہ سؤ المکافاۃ[52]یعنی: ”جس کی اصلاح بھلائی اور خوبی نہیں کرتی اس کی اصلاح برا انجام اور نتائج کردیتے ہیں۔ "کتاب "فلسفہ تعلیم وتربیت اسلامی"کے مطابق تنبیہی روش اور طریقہ کار کی دو قسمیں ہیں: ا۔ سلبی سزا Negative Punishment ۲۔ایجابی سزا۔Positive Punishment سلبی سزا میں متربی یعنی جس کی تربیت کی جارہی ہے اس کو کسی غیر شائستہ کام کی وجہ سے کسی چیز سے محروم کردیا جاتا ہے[53] یا جرمانہ کیا جاتا ہے[54] ایجابی سزا میں فرد کی تربیت کے لیے تکلیف دہ محرکات[55] کو بروئے کار لایا جاتا ہے یا بعض تکلیف دہ کاموں[56] کو انجام دینے پر اکسایا جاتا ہے۔ غلطی کی نشاندہی، ملامت و سرزنش، طعنہ، ناراضگی، کلاس سے نکالنا، تعلیمی مرکز سے خارج کردینا، سزاوغیرہ دینا "تکلیف دہ محرکات" شمار ہوتے ہیں اور مثبت تمرین[57]، مشروط مشق[58]، جبران[59]، رہنمائی[60] اور جسمانی محدودیت[61] تکلیف دہ اور ناپسندیدہ محرکات پر اکسانا شمار ہوتا ہے۔ ذیل میں ان روشوں کے حوالے سے دینی متون میں موجود بعض نمونوں کیطرف اشارہ کیا جائے گا۔ یاد رہے کہ تنبیہی روش و طریقہ کار کو بروئے کار لانے

کے لیے دیگر روشوں اور طریقوں کی طرح خاص شرائط و صورتحال کا لحاظ کیا جاتا ہے، جس کے حوالے سے متعلقہ مقام پر بحث و گفتگو کی جانی چاہیے۔

- **مرابطہ (مشارطہ، مراقبہ، محاسبہ اور معاتبہ)**

قرآن کریم میں ارشاد ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللهَ إِنَّ اللهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (18:59) ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل (روز قیامت) کے لیے کیا بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرو، جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ یقیناً اس سے خوب باخبر ہے۔" رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: "عوّدوا قلوبكم الترقب۔۔۔[62] یعنی: "اپنے قلوب کو مراقبہ (نگرانی) کی عادت ڈالو۔" " یا اباذر! حَاسِبْ نَفْسَكَ قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبَ، فَهُوَ أَهْوَنُ لِحِسَابِكَ غَداً، وَ زِنْ نَفْسَكَ قَبْلَ أَنْ تُوزَنَ، وَ تَجَهَّزْ لِلْعَرْضِ الْأَكْبَرِ يَوْمَ تُعْرَضُ لَا تَخْفَى عَلَى اللهِ خَافِيَةٌ،۔۔۔یا اباذر! لَا يَكُونُ الرَّجُلُ مِنَ الْمُتَّقِينَ، حَتَّى يُحَاسِبَ نَفْسَهُ، أَشَدَّ مِنْ مُحَاسَبَةِ الشَّرِيكِ شَرِيكَهُ، فَيَعْلَمَ مِنْ أَيْنَ مَطْعَمُهُ وَ مِنْ أَيْنَ مَشْرَبُهُ وَ مِنْ أَيْنَ مَلْبَسُهُ، أَ مِنْ حِلٍّ ذَلِكَ أَمْ مِنْ حَرَامٍ[63] یعنی: "اے ابوذر اس سے پہلے کہ تمہارا حساب قیامت میں لیا جائے تم اپنا حساب اسی دنیا میں کرلو کیونکہ آج کا حساب آخرت کے حساب سے زیادہ آسان ہے۔ اپنے نفس کو قیامت کے دن وزن کئے جانے سے پہلے اسی دنیا میں وزن کرلو اور اسی وسیلے سے اپنے آپ کو قیامت کے دن کے لئے کہ جس دن خدا کے سامنے جائے گا اور معمولی سے معمولی چیز اس ذات سے مخفی نہیں ہے آمادہ کرلے۔ اے ابوذر! انسان متقی نہیں ہوتا مگر یہ کہ وہ اپنے نفس کا حساب اس سے بھی سخت کرے جو ایک شریک دوسرے شریک سے کرتا ہے۔ انسان کو خوب سوچنا چاہیے کہ کھانے والی پینے والی پہننے والی چیزیں کس راستے سے حاصل کر رہا ہے۔ کیا حلال سے ہے یا حرام سے۔"
امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے: " اجعل من نفسك على نفسك رقيبا[64] یعنی: "خود کو خود پر نگران قرار دو۔" ينبغي ان يكون الرجل مهيمنا على نفسه، مراقبا قلبه، حافظا للسانه[65] یعنی: "شائستہ وسزاوار یہی ہے کہ انسان اپنے نفس کا نگہبان، دل کا نگران اور زبان کا محافظ بنے"۔۔۔ والله ما أرى عبدا يتقي تقوى تنفعه حتى يحزن لسانه۔۔۔ و لقد قال رسول الله صلى الله عليه و آله :لايستقيم ايمان عبد حتى يستقيم قلبه و لايستقيم قلبه حتى يستقيم لسانه۔۔۔[66] یعنی: "خدا کی قسم! کوئی انسان اس وقت تک مفید تقوی اختیار نہیں کرسکتا جب تک اپنی زبان کو قابو نہ کرے۔ بے شک نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ کوئی انسان اس وقت تک درست نہیں ہوسکتا جب تک اس کا دل ٹھیک نہ ہو اور دل اس وقت تک درست نہیں ہوسکتا جب تک اس کی زبان

ٹھیک نہ ہو؛" من حاسب نفسه وقف علی عیوبه و احاط بذنوبه و استقال الذنوب و اصلح العیوب [67] یعنی: "جو شخص اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے وہ اپنے عیوب سے آگاہ ہو جاتا ہے اور اپنے گناہوں کا احاطہ کرلیتا ہے، گناہوں سے کنارہ کش ہو کر اپنے عیوب کی اصلاح کرلیتا ہے؛ ثمرة المحاسبة صلاح النفس [68] محاسبہ کا پھل نفس کی اصلاح ہے؛ علی العاقل ان یحصی علی نفسه مساویها فی الدین و الرأی و الاخلاق و الادب فیجمع ذلك فی صدره أو فی کتاب و یعمل فی اذالتها [69] یعنی: "عقلمند انسان کے لیے ضروری ہے کہ نفس کی دینی، نظریاتی، اخلاقی اور ادبی کمزوری کو اپنے سینے اور باطن میں حساب کرے یا تحریر کرلے اور ان کو دور کرنے کی کوشش کرے۔"

نیز ارشاد فرمایا: " من ذم نفسه اصلحها [70] یعنی: "جس نے اپنے نفس کی مذمت کی اس نے اسے درست کرلیا۔" من وبّخ نفسه علی العیوب ارتعدت عن کثیر من الذنوب [71] یعنی " جو شخص اپنے نفس کو عیوب پر مذمت و سرزنش کرے وہ بہت سے گناہوں کے ارتکاب کے وقت خوفزدہ ہوگا۔" امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں: " ابن آدم! انك لاتزال بخیر ماکان لك واعظ من نفسك و ما کانت المحاسبة من همك۔۔۔ [72] یعنی: "اے ابن آدم! تم اس وقت تک خیر و سلامتی کے راستے پر ہو جب تک تم خود اپنے نفس کے لیے واعظ ہو اور جب تک خود اپنے محاسبہ میں کوشاں ہو۔" امام صادق علیہ السلام کا فرمان: "فمن لقی الله عزوجل حافظا لجوارحه، موفیا کل جارحة من جوارحه ما فرض الله عزوجل علیها، لقی الله تعالی مستکملا لایمانه و هو من اهل الجنة۔۔۔ [73] یعنی: "جو شخص اس حالت میں خداوند متعال کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ اپنے تمام اعضاء کا نگران رہا ہو اس طرح کہ خدا نے اعضاء کے لیے جو واجب قرار دیا تھا اسے انجام دیا ہو تو وہ خدا سے ایسے عالم میں ملاقات کرے گا کہ اس کا ایمان کامل ہوگا اور وہ اہل جنت میں سے ہوگا؛ "و اذا رأیت مجتهدا ابلغ منك فی اجتهاده فوبّخ نفسك و لمها عیّرها وحثها علی الازدیاد علیه [74] یعنی: "جب کبھی دیکھو کہ کوئی تم سے زیادہ سعی و کوشش کررہا ہے تو اپنے نفس کو توبیخ و ملامت کرو اور اسے مزید سعی و کوشش کرنے پر اکساؤ۔"

کرداری (behavioral) اہداف سے مربوط روشیں

کتاب " فلسفہ تعلیم وتربیت اسلامی " میں کرداری اہداف سے مربوط تعلیم وتربیت کی جن روشوں پر روشنی ڈالی گئی ہے ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

- **محنت، سنجیدگی اور کوشش**

قرآن کریم میں ارشاد ہے: "وَأَنْ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ (39:53) ترجمہ: "انسان کو بس وہی کچھ حاصل ہوتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے؛ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (69:29) ترجمہ: "جو لوگ ہماری راہ میں جہاد کرتے ہیں ہم انہیں اپنے راستوں کی طرف ہدایت کرتے ہیں۔ امیرالمومنین علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے: "ضادوا التوانی بالعزم[75] یعنی: "عزم راسخ کے ذریعہ سستی کے خلاف جنگ کرو؛ "من استدام قرع الباب ولجّ ولج[76] یعنی: "جو مسلسل دروازہ کھٹکھٹا ہے اور بضد رہتا ہے وہ بالآخر داخل ہو ہی جاتا ہے۔ "علیك بمنهج الاستقامة، فانه یکسبك الکرامة ویکفیك الملامة[77] یعنی: "پائیداری اور استقامت اختیار کرنا تمہاری ذمہ داری ہے کیونکہ اسی کے ذریعہ کرامت و بزرگواری حاصل ہوگی اور ملامت و سرزنش سے محفوظ رہوگے"؛ "لاتترك الاجتهاد فی اصلاح نفسك فانه لایعنیك الا الجد[78] یعنی: "اپنی اصلاح کرنے کے لیے کبھی بھی سعی و کوشش سے ہاتھ نہ اٹھاؤ کیونکہ جہد مسلسل اور سنجیدگی کے علاوہ کوئی چیز اس سلسلہ میں تمہاری مدد نہیں کرے گی"؛ "بالتعب الشدید تدرك الدرجات الرفیعه و الراحة الدائمه[79] یعنی: "سخت محنت و تھکان کے ساتھ ہی اعلی درجات اور پرآسائش زندگی حاصل کی جاسکتی ہے۔" امام کاظم علیہ السلام: "یستحب غرامة الغلام فی صغره لیکون حلیما فی کبره[80] یعنی: "بچوں کو بچپن میں سختیوں میں مبتلا کرنا بہتر ہے تاکہ وہ بڑے ہو کر حلیم و بردبار ہوں۔" فارسی میں اسی حوالے سے کچھ اشعار موجود ہیں:

فرزند خرد را به مشقت بزرگ کن کنزحمت است هر که براحت رسیده است

ورنه ز چشم دهر بیفتد چه طفل ونك آن بی هنرپسر که تو را نور دیده است

پیوسته در نیاز و نقم پاید آن پسر کو را پدر به ناز و نعم پرورید است

آسان کشد به ساحل مقصود رخت بخت آن ناخدا که سختی دریا کشیده است[81]

یعنی: " اپنے بچوں کو سختی و مشقت میں بڑا کرو، کیونکہ زحمت ہی سے انسان آرام پر پہنچتا ہے، اگر زمانے کی سختیوں سے بچے کی آنکھ سے آنسو نکل آئیں تو تمہارا وہ نور نظر بچہ بے ہنر ہوگا۔ وہ بچے ہمیشہ ضرورتوں اور مصیبتوں میں گھرے رہتے ہیں جنہیں باپ بہت ناز و نعمت سے بڑا کرتا ہے۔ آسانی سے وہی ناخدا ساحل مراد پر پہنچتا ہے جس نے سمندر کی سختیاں برداشت کی ہوتی ہیں۔"

- **خود کو پابند کرنا**

امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے: "اکرہ نفسک علی الفضائل، فان الرذائل انت مطبوع علیھا[82] یعنی: "خود کو فضائل سے مزین ہونے کے لیے آمادہ کرو اور خود کو اس کا پابند بناؤ کیونکہ تمہاری طبیعت رذائل کی طرف راغب ہوتی ہے"؛ افضل الاعمال ما اکرھت علیہ نفسک[83] یعنی: "بہترین کام وہ ہے جس پر تم اپنے نفس کو آمادہ کرو"؛" من لم یتحلم یحلم[84] یعنی: "جو اپنے نفس کو بردباری پر آمادہ نہیں کرتا وہ بردبار نہیں ہو سکتا۔"

- **نرمی وملائمت**

قرآن کریم میں ارشاد ہے: "فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ ۖ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ (159:3) ترجمہ: " (اے رسول) یہ مہر الٰہی ہے کہ آپ ان کے لیے نرم مزاج واقع ہوئے اور اگر آپ تند خو اور سنگدل ہوتے تو یہ لوگ آپ کے پاس سے منتشر ہو جاتے۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ان ھذا الدین متین فأوغلوا فیہ برفق و لاتکرھوا عبادۃ اللہ الی عباد اللہ، فتکونوا کالراکب المنبت الذی لاسفرا قطع و لا ظھرا ابقی[85] یعنی: "یہ دین مضبوط و استوار ہے، پس نرمی وملائمت سے پیش آؤ، اللہ کے بندوں کو عبادت پر مجبور نہیں کرو، نہیں تو ایسا سوار بن جائے گا جو قافلے سے بچھڑ گیا ہو؛ جس نے نہ سفر طے کیا اور نہ ہی سواری اپنے پاس رکھ سکا۔" امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے: "یا کمیل، لا رخصۃ فی فرض ولا شدۃ فی نافلۃ۔۔۔[86] یعنی: " اے کمیل! نہ واجبات میں کوئی رعایت ہے اور نہ ہی مستحبات میں کوئی سختی ہے۔" امام سجاد علیہ السلام کا ارشاد ہے: "حق الصغیر رحمتہ فی تعلیمہ والعفو عنہ والستر علیہ والرفق بہ و المعونۃ لہ۔۔[87] یعنی: "چھوٹوں کا حق یہ ہے کہ ان کی تعلیم میں مہربانی و الفت برتی جائے، ان کی غلطیوں کو معاف اور کوتاہیوں سے چشم پوشی کی جائے، محبت برتی جائے اور ان کی مدد کی جائے۔" امام صادق علیہ السلام کا فرمان ہے: "من کان رفیقا فی امرہ نال ما یرید من الناس[88] یعنی: "جو شخص اپنے امور میں نرمی ملائمت سے عمل کرتا ہے وہ لوگوں سے جس چیز کی توقع کرتا ہے اسے پالیتا ہے۔"

- **تمرین و مشق**

امام باقر علیہ السلام کا ارشاد ہے: "احب الاعمال الی اللہ عزوجل ما داوم علیہ العبد و ان قلّ[89] یعنی: " اللہ کے نزدیک پسندیدہ ترین کام وہ ہے جسے بندہ ہمیشہ انجام دے، خواہ وہ کام کم ہی کیوں نہ ہو۔" امام صادق علیہ السلام کا فرمان ہے: "من عمل عملا من اعمال الخیر فلیدم علیہ سنۃ و لا یقطعہ دونھا[90] یعنی: "جو شخص کوئی نیک عمل انجام دیتا ہے تو اسے چاہیے کہ ایک سال تک اس کی پابندی کرے اور ایک سال سے پہلے اس کی تکرار کو نہ

چھوڑے۔" امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں: من استدام ریاضة نفسه انتفع[91] یعنی: "جو شخص ہمیشہ اپنے نفس کو ریاضت پر آمادہ کرتا ہے وہ فائدہ اٹھاتا ہے؛ قلیل یدوم خیر من کثیر ینقطع[92] یعنی: "وہ کم جو مسلسل ہو بہتر ہے اس زیادہ سے جس میں دوام نہ ہو۔ مذکورہ بالا روشوں کے علاوہ تقویت reinforcement کی روش کسی مطلوبہ کردار یا عادت کو قوی کرنے کے لیے بروئے کار لائی جاتی ہے۔ تضعیف extinction کی روش کسی نامطلوب یا ناپسندیدہ کردار کو روکنے یا ختم کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ تقویتی اور تضعیفی روشوں کو ملا کر کسی کردار کو قوی کرنے اور کسی ناپسندیدہ کردار کو ختم کرنے لیے جو روش بروئے کار لائی جاتی ہے اسے افتراقی تقویت "differential reinforcement" بھی کہتے ہیں۔ شکلیاتی shaping روش یہ ہے کہ جس میں مورد نظر کردار کو افتراقی روش سے مسلسل تقویت کرتے ہیں تاکہ فرد مورد نظر کردار میں شریک ہو جائے۔ مورد نظر ایسا کردار جسے فرد ظاہر نہیں کرتا، کے لیے شکلیاتی روش استعمال کی جاتی ہے البتہ یہ روش اس وقت مناسب ہوتی ہے جب کردار سادہ ہو اور کسی دوسرے طریقے سے قابل تعلیم و تربیت نہ ہو جیسے بچوں کو زبان سکھانا جو تدریجی طور پر آوازوں سے شروع ہوتی ہے، پھر حروف، کلمات اور مرکب جملوں تک پہنچتی ہے۔ کرداری معاہدہ behavioral contract" ایک تحریری معاہدہ ہوتا ہے جس میں ایک طرف یا طرفین کسی ایک معین ہدف یا سطح تک پہنچنے کے لیے معاہدہ کرتے ہیں اور اس مقام پر پہنچنے یا نہ پہنچنے کی صورت میں معاہدہ میں کچھ نتائج تحریر کیے جاتے ہیں۔ اور شرط سازی conditioning کو بھی کرداری اہداف سے مربوط روشوں میں شمار کیا جا سکتا ہے۔

نتیجہ

اسلامی تعلیم و تربیت کے طریقے اور روشیں میں ابتداء میں بحث کی ضرورت و اہمیت کو نمایاں کیا گیا۔ اسلامی تعلیم و تربیت کی روشیں اور طریقے وہ ہیں جنہیں کلی عناوین کے ذریعہ بیان کیا جاتا ہے اور وہ اسلامی تعلیم و تربیت کے میدان میں ایسی اختیاری سرگرمیاں ہیں جو مختلف شرائط و حالات کے ساتھ ہمیں مطلوبہ اہداف کے حصول میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ اس کے بعد اسلامی تعلیم و تربیت کی روشوں اور طریقوں کو معین کرنے کا طریقہ کار بیان کیا گیا اور ان کے طبقہ بندی بیان کیے گئے۔ اس کے بعد تعلیم و تربیت کی روشوں اور طریقوں کو بصیرتی اہداف، رجحانات سے مربوط اہداف اور کردار و اعمال سے مربوط اہداف کی بنیاد پر بیان کیا گیا۔ تعلیم و تربیت کی مدیریت و انتظام کے حوالے سے کچھ عناوین کو ذکر کیا گیا اور ان میں سے ہر ایک کے ضمن میں اسلام کی جانب سے تائید کے طور پر آیات و روایات کو پیش کیا گیا۔ البتہ ان روشوں اور طریقوں کو استعمال میں لانے کے لیے تعلیم و تربیت کے اصول، مراحل، میدان، وسائل اور شرائط کو مد نظر رکھنا ضروری ہے۔

*****

حوالہ جات

1۔ ر،ک: علی اکبر دہخدا، لغت نامہ، "روش"۔

2۔ لغت اور بعض روایات میں مراء مجادلہ کے عام معنی میں استعمال ہوا ہے چنانچہ حضرت علی علیہ السلام سے منسوب حکمت میں منقول ہے کہ امام علی علیہ السلام نے فرمایا: مروا الاحداث بالمراء والجدال، والکهول بالفکر، والشیوخ بالصمت (ابن ابی الحدید؛ شرح نہج البلاغہ، ج20، ص285، ح260) وہ روایات جن میں مطلّقا منع کیا گیا ہے؛ (ر،ک: الکافی، ج2، باب المراء، والخصومۃ و معاداۃ الرجال، ص300و301۔ ح4،2،1۔) ان میں ایسا مجادلہ مراد ہے جو صرف غلبہ یا فضیلت کے لیے ہو۔ (ر،ک: شہید ثانی، مسالک الافہام، ج2، ص109۔) یہاں بھی یہی معنی مراد ہے۔

3۔(ر،ک: محمد رضا قائمی مقدم، روشہای آسیب زادر تربیت از منظر تربیت اسلامی)

4۔روش، شیوہ اور فن یا ٹیکنیک کے لیے بہت سی اصطلاحات ذکر ہوئی ہیں؛مزید معلومات کے لیے رجوع کریں: سید علی حسینی زادہ؛ سیرۂ تربیتی پیامبرص واہل بیت علیہم السلام ج4۔ نگرشی برآموزش باتاکید برآموزش ہای دینی، ص28- 30۔

5۔ گروہ نوسیندگان زیر نظر آیت اللہ محمد تقی مصباح، فلسفہ تعلیم وتربیت اسلامی (تہران، موسسہ فرہنگی برہان، 1390ھ،ش)،450۔

6۔ علی، رضائیان، اصول مدیریت (تہران، سمت، 1373ش)،16-18۔

7۔ایضاً،207۔211۔

8۔ محمد باقر، المجلسی، بحارالانوار، الجامعہ لدرراخبار الائمہ الاطہار(ع)، ج1(بیروت، موسسہ الوفاء، چاپ نشرسرنا۔1371) حدیث 41، ص96۔

9۔ علی بن محمد، اللیثی الواسطی، عیون الحکم والمواعظ، تحقیق حسین الحسینی البیرجندی (قم، دار الحدیث، 1376ش)، 357۔

10۔ عبدالواحد، الامدی، غرر الحکم ودرر الکلم، ترجمہ وشرح آقا جمال خوانساری، تحقیق میر جلال الدین محدث ارموی (تہران، دانشگاہ تہران، 1360) حدیث 6564۔

11۔الامدی، غرر الحکم ودرر الکلم، حدیث 8917۔

12۔المجلسی، بحارالانوار، ج1، حدیث 43، ص218۔

13۔ایضاً، ج1، ص115۔

14۔ محمد بن الحسین، الحر العاملی، وسائل الشیعہ، ج15 (قم، موسسہ آل البیت، 1414ق)، حدیث 20291، ص207۔

15۔احمد بن علی، الطبرسی، الاحتجاج علی اھل اللجاج، ج2 (نجف، دار النعمان، 1386ق)، 203،204۔

16۔الامدی، غرر الحکم ودرر الکلم، حدیث 4920۔

17۔ محمد باقر، محمودی، نہج السعادہ فی مستدرک نہج البلاغہ (تہران، وزات 4 فرہنگ وارشاد اسلامی، 1376)، 249۔

18۔الامدی، *غرر الحکم ودرالکلم*، حدیث6146۔

19۔*ایضاً*، حدیث8113۔

20۔علی بن الحسین (ع)،امام چہارم،*صحیفہ سجادیہ* (قم، مؤسسۃ الامام المہدی(عج)،1411ق)،دعا22۔

21۔خواجہ نصیر الدین، طوسی، *تہذیب الاحکام*، ج8 (تہران، دارالکتب الاسلامیہ،1365ش)، حدیث 381، ص111۔

22۔نبی کریم اور ائمہ معصومین علیہم السلام نے اپنے مخالفین کے مقابل اس طریقہ کار کو بہت استعمال کیا ہے مزید نمونے ملاحظہ کرنے کے لیے رجوع کریں: احمد بن علی الطبرسی، الاحتجاج، علی اھل اللجاج و محمد محمدی ریشھری، بحث آزاد در اسلام۔

23۔مشارکتی روش میں طلباء کا ایک یا چند گروہ کسی ایک تعلیمی مواد یا تعلیمی کام پر مل کر کام کرتے ہیں جس میں وظائف اور انعامات بھی اسی بنیاد پر دیئے جاتے ہیں یعنی ایک گروہ کے تمام افراد کامیابی کے حصول میں اور اہداف کو حاصل کرنے میں باہمی طور پر شرکت کرتے ہیں۔

24۔المجلسی، *بحار الانوار*، ج74، حدیث39، ص144۔

25۔الامدی، *غرر الحکم ودرالکلم*، حدیث7933۔

26۔*ایضاً*، حدیث4147۔

27۔جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر، السیوطی، *الدر المنثور فی التفسیر بالماثور*، ج2 (جدۃ، دارالمعرفۃ،1365ق)،90۔

28۔محمد بن یعقوب، الکلینی، *الکافی*، ج8 (تہران، دارالکتب الاسلامیہ،1363ش)، حدیث4، ص20۔

29۔الامدی، *غرر الحکم ودرالکلم*، حدیث4920۔

30۔علی بن ابی طالبؑ، امام اول، *نہج البلاغہ*، نسخہ صبحی صالح (قم، دارالہجرۃ، ندارد سن) حکمت211۔

31۔علی بن ابی طالبؑ، *نہج البلاغہ*، حکمت152۔

32۔المجلسی، *بحار الانوار*، ج2، حدیث35، ص151-152۔

33۔المجلسی، *بحار الانوار*، ج2، حدیث 37، ص152۔

34۔الکلینی، *الکافی*، ج1، حدیث9، ص52۔

35۔علاء الدین، المتقی الہندی، *کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال*، تصحیح صفوہ السقا (بیروت، موسسہ الرسالہ،1409ق)، حدیث 29258۔

36۔فیصلہ کو طرف مقابل پر چھوڑنا۔

37۔الکلینی، *الکافی*، ج3، حدیث8، ص311-312۔

38۔کیس اسٹڈی ایک نظری اور عملی طریقہ کار اور روش ہے جس میں ایک حقیقی ماڈل کو عملی طور پر معلومات جانچنے کے لیے پرکھا جاتا ہے مثلاً کسی خاص بیمار کا معائنہ اور تجزیہ۔

39۔ PI: (Programmed Instruction) ایک ایسی انفرادی روش ہے جو فرد کو مد نظر رکھتے ہوئے ترتیب دی گئی ہے اور اس میں تعلیم کے لیے اٹھائے جانیوالے ہر قدم پر متعلّم کو مخصوص کام انجام دینا ہوتے ہیں اور وہ اسی صورت میں دوسرے مرحلے پر پہنچ سکتا ہے جب پہلے مرحلے کو درست طریقے سے مکمل کرے۔ اسی طرح سابقہ مراحل کی طرف پلٹ سکتا ہے۔ بعض اوقات اس میں کمپیوٹر کو استعمال کیا جاتا ہے توکہ مختلف مراحل کو بہتر طریقے سے عبور کیا جائے۔ اس صورت میں اس روش کو سی اے آئی(Computer Assisted Instruction= CAI) کہا جاتا ہے۔

40۔ IPI: (Individually Prescribed Instruction) یہ بھی ایک انفرادی روش ہے جس کا محور فرد ہوتا ہے۔ اس میں کسی خاص موضوع کو مختلف یونٹس میں تقسیم کیا جاتا ہے اور ہر کلاس میں ایک یونٹ سکھایا جاتا ہے اور دوسرا یونٹ اسی وقت تعلیم دیا جاتا ہے جب پہلا یونٹ مکمل ہو جائے۔

41۔ IGE: (Individually Prescribed Education) ایک انفرادی روش ہے جس میں کلاسز کی طبقہ بندی نہیں ہوتی بلکہ مختلف سطوح کے افراد ایک ہی کلاس میں شرکت کر سکتے ہیں اور ہر فرد اپنی استعداد اور صلاحیت کے مطابق اسے مکمل کر سکتا ہے۔

42۔ اللیثی الواسطی، *عیون الحکم والمواعظ*، 228۔

43۔ الکلینی، *الکافی*، ج2، حدیث 5، ص670۔

44۔ المجلسی، *بحار الانوار*، ج75، حدیث 43، ص176۔

45۔ الکلینی، *الکافی*، ج6، حدیث 1، ص49۔

46۔ علی بن ابی طالبؑ، *نہج البلاغہ*، خطبہ 166۔

47۔ محمد بن علی بن بابویہ قمی، الصدوق، *من لایحضرہ الفقیہ*، ج2 (قم، موسسہ النشر الاسلامی، 1413ق)، حدیث 3214، ص625۔

48۔ حسین، النوری، *مستدرک الوسائل و مستنبط المسائل*، ج15 (قم، موسسہ آل البیت، 1408ق) حدیث 17903، ص172-173۔

49۔ الحر العاملی، *وسائل الشیعہ*، ج3، حدیث 3668، ص286۔

50۔ الامدی، *غرر الحکم ودرر الکلم*، حدیث 4069۔

51۔ ایضاً، حدیث 1890۔

52۔ الامدی، *غرر الحکم ودرر الکلم*، حدیث 8202۔

53۔ محروم کرنا اس معنی میں ہو سکتا ہے کہ متربی کو اس فضا سے یا اس کی پسندیدہ چیز سے دور کر دیا جائے مثلاً وہ بچہ جس نے ہوم ورک مکمل نہیں کیا ایک دن اس کے پسندیدہ کارٹون یا فلم دیکھنے پر پابندی لگا دی جائے۔

54۔ "response cost" مثلاً کسی نامناسب کام پر بچے کے نظم و ضبط کے نمبر کم کر دیئے جائیں یا کلاس میں دیئے جانے والے اسٹارز واپس لے لیے جائیں۔

55. aversive stimulus

56. aversive activities

57۔مثبت تمرین "positive practice" مثلاً کسی بچے سے کہا جائے کہ املائی غلطیوں کو دس بار درست لکھے۔

58۔مشروط مشق "contingent exercise" مثلاً ایسا بچہ جس نے اپنا کام مکمل نہیں کیا یا کوئی غلط کام کیا ہے تو اسے سے دروازے یا شیشے صاف کروانا۔

59۔جبران "restitution" مثلاً اگر بچے نے کلاس کی کرسیاں یا میزیں پھیلائی ہیں تو اسے کہا جائے کہ دوبارہ ان سب چیزوں کو مرتب و منظّم کرو۔

60۔رہنمائی "guided compliance" بچے کو کسی کام کی طرف ایسے رہنمائی کرنا کہ وہ خود اس کام کو کرنے پر تیار ہو جائے مثلاً اگر کسی بچے نے کھلونے پھیلائے ہیں تو اس کے ہاتھوں کو کھلونوں پر رکھ دیا جائے کہ جب تک کھلونے سمیٹنے کے لیے تیار نہ ہو اس کے ہاتھ نہ چھوڑے جائیں۔

61۔جسمانی محدودیت "physical restraint" مثلاً وہ بچہ جس نے اپنے بھائی کو مارا ہے اس کے ہاتھ کو کچھ وقت کے لیے پکڑ کر رکھا جائے یا باندھ دیا جائے۔

62۔المتقی الہندی، *کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال*، حدیث 5709۔

63۔المجلسی، *بحار الانوار*، ج74، ص85،88۔

64۔الامدی، *غرر الحکم ودرالکلم*، حدیث 2429۔

65۔ایضاً، حدیث 10947۔

66۔علی بن ابی طالبؑ، *نہج البلاغہ*، خطبہ 176۔

67۔الامدی، *غرر الحکم ودرالکلم*، حدیث 8927۔

68۔ایضاً، حدیث 4656۔

69۔المجلسی، *بحار الانوار*، ج75، حدیث 58، ص6-7۔

70۔الامدی، *غرر الحکم ودرالکلم*، حدیث 9103۔

71۔ایضاً، حدیث 8926۔

72۔الحر العاملی، *وسائل الشیعہ*، ج16، حدیث 21076، ص96۔

73۔المجلسی، *بحار الانوار*، ج66، ص 67۔

74۔حسین، النوری، *مستدرک الوسائل و مستنبط المسائل*، ج11، ح12912 (قم، موسسہ آل البیت،1408ق) حدیث 13913، ص253۔

75۔اللیثی الواسطی، *عیون الحکم والمواعظ*، حدیث 5454، ص310۔

76۔الامدی، *غرر الحکم ودرالکلم*، حدیث 9160۔

77۔ ایضاً، حدیث 6127۔

78۔ ایضاً، حدیث 10365۔

79۔ ایضاً، حدیث 4345۔

80۔ الحر العاملی، *وسائل الشیعہ*، ج21، حدیث 27637، ص479۔

81۔ الکلینی، *الکافی*، ج2، حدیث 16، ص120۔

82۔ الامدی، *غرر الحکم ودرر الکلم*، حدیث 2477۔

83۔ المجلسی، *بحار الانوار*، ج75، حدیث 20، ص69۔

84۔ الامدی، *غرر الحکم ودرر الکلم*، حدیث 8183۔

85۔ الکلینی، *الکافی*، ج2، حدیث 1، ص86۔

86۔ حسن بن علی ابن شعبہ حرانی، *تحف العقول* (قم: جامعہ مدرسین، سال اشاعت: 1404ق)، 174۔

87۔ ایضاً، الصدوق، *من لایحضرہ الفقیہ*، ج2، حدیث 3214، ص625۔

88۔ الکلینی، *الکافی*، ج2، حدیث 16، ص120۔

89۔ الحر العاملی، *وسائل الشیعہ*، ج1، حدیث 224، ص94۔

90۔ حسین، النوری، *مستدرک الوسائل ومستنبط المسائل*، ج1، ح178 (قم، موسسہ آل البیت، 1408ق) حدیث 178، ص94۔

91۔ الامدی، *غرر الحکم ودرر الکلم*، حدیث 8305۔

92۔ ایضاً، حدیث 6728۔

Bibliography

1) Al-Amadi, Abd al-Wahid, *Ghurur al-Hikum wa Durur al-Kalim*, trans. Aqa Jamal Khawansari. Tehran: Tehran University, 1360AH.
2) Al-Hur al-Amili, Muhammad b. al-Husyn, *Wasai'l al-Shiah*, Qum: *Mua'ssassa Aāl al-Bayt*, 1414AH.
3) Ali Akbar Dehkhda, *Lughat Namah*.
4) Ali b. Abui Talib, Imam-e Awwal, *Nahj al-Balaghah*, Qum: *Dar al-Hijrah*, nd.
5) Ali b. Husyn, Imam-e Chahrum, *Sahifah Sajjadiyah*, Qum: *Mua'ssasa al-Imam al-Mahdi*, 1411AH.
6) Ali b. Muhammad, al-Yatā al-Wasti, *Uyūn al-Kikum wa al-Mawai'z*, Annotated by Husyn Akhusyni al-Bayrjundi, Qum, *Dar al-Hadith*, 1376AH.
7) Ali, Ridhai'yān, *Usūl-e Mudiriyyat*, Tehran: Samt, 1373AH.

8) Al-Majlisi, Muhammad Baqir, *Bihār al-Anwār,* Beirut: *Mua'ssassa al-Wafa,* 1371AH.
9) Al-Muttaqi al-Hindi, Ala al-Din, *Kanz al-Ummal fi Sunan al-Aqwal wa al-Afā*'l. Beirut: *Mua'ssassa al-Risalah*, 1409AH.
10) Al-Noori, Husyn, *Mustadrak al-Wasai'l wa Mustanbat al-Masai',* l. Qum: *Mua'ssassa āl al-Bayt*, 1408AH.
11) Al-Sadūq, Muhammad b. Ali b. Babawayh Qummi, *Man la Yahdhur al-Faqih,* Qum: *Mua'ssassa al-Nashr al-Islami*, 1413AH.
12) Al-Suyūti, Jalal al-Din Abd al-Rahman b. Abi Bakr *Al-Dur al-Manthūr fi Tafsīr al-Mathūr,* Jeddah: *Dar al-Marifa*, 1365AH.
13) Harrani, Hussain b. Ali Ibn Shu'ba. *Tuhaf al-Uqūl*, Qum: *Jamia' Mudarrisīn,* 1404AH.
14) Kulayni, Muhammad b. Yaqub, *Al-Kafi*, Tehran: *Dar al-Kutub al-Islamiyyah,* 1363AH.
15) Misbah, Muhammad Taqi, *Falsafah-ye Taleem wa Tarbiyat-e Islami,* Tehran: *Mua'ssassa Farhanghi Burhān*, 1390AH.
16) Mahmoodi, Muhammad Baqir, *Nahj al-Saa'dah fi Mustadrak Nahj al-Balaghah*, Tehran: *Wazarat-e Farhangh wa Irshād-e Islami*, 1376AH.
17) Muhammad Reza Qaei'mi Muqaddam, *Rawishha-ye A'saybza dar Tarbiyat* (Az Manzar-r Tarbiyat-e Islami), nd.
18) Seyyed Ali Husyni Zadeh, *Sirah Tarbiyati Peyambar wa Ahl Bayt*, vol. 4.
19) Shahīd-e Thāni, *Masalik al-Ifhām*, vol. 2.
20) Tusi, Khawja Naseer al-Dīn, *Tahzīb al-Ahkā,*. Tehran: *Dar al-Kutub al-Islamiyyah*, 1365AH .